سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

# THE ALHAKAM

عید مبارک — QADIAN — عید مبارک

# الحکم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم (القرآن الکریم)

بیا در بزم مستاں تا ببینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر
شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی





مدینۃ المسیح دار الامن و الامان قریۃ المبارک قادیان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷ ، ۱۴ ، ۲۱ ، ۲۸ کو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی + دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

| نمبر ۲۴ | ۲۸ جون ۱۹۲۵ء مطابق ۵ ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ | جلد ۲۷ |
|---|---|---|


## دار الامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بخیریت ہیں۔

۲۔ حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت کے فرائض انجام دینے کے علاوہ مدرسہ احمدیہ طلبا ء کو عربی بھی پڑھاتے ہیں۔

۳۔ جناب حافظ روشن علی صاحب نے ۲۲ جون سے قرآن کریم کا درس شروع فرما دیا ہے۔

۴۔ جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے ۲۴ جون کی شام کو موضع بھرت ضلع گورداسپور تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے میجک لینٹرن کے ذریعہ ڈیڑھ گھنٹہ لیکچر دیکر سامعین کو محظوظ کیا۔

۵۔ جناب زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب شمس سفر شام کے لئے عنقریب روانہ ہونے والے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ قادیان سے روانگی ان شاء اللہ تعالیٰ بروز ہفتہ ہوگی

## جذب الفت میں سدا جامہ دری رہتی ہے

نام احمد سے کلی دل کی کھلی رہتی ہے
جی میں ملنے کی تمنا بھی بھری رہتی ہے

عشق میں آپ کے یہ حال بنا ہے آقا
سینہ سوزاں ہے اور آنکھوں میں بھری رہتی ہے

اس تصور میں کہ ہو خواب میں دیدار حضور
نیند بیساختہ آنکھوں میں بھری رہتی ہے

وحشت دل ہے عجب ہے ترے عشاق کا حال
جذب الفت میں صدا جامہ دری رہتی ہے

دل میں نقشہ ہے ترا آنکھوں میں صورت تیری
ہر رگ جاں میں تری جلوہ گری رہتی ہے

لیجئے جلد خبر تشنۂ دیدار کی اب
ہوش باقی نہیں اک بیخبری رہتی ہے

سوز پنہاں ہے مجھے راحت جاں حاصل ہے
آگ الفت کی ہر دل میں کہ بھری رہتی ہے

جلگیا خرمن جاں جلد خبر لیجے حضور
آتش عشق میں شوریدہ سری رہتی ہے

مند رپر نظر عنایت رہے بزم شاہا
کشت دل ابر کرم سے ہی ہری رہتی ہے

(غالب)

# نیّر صاحب کا لیکچر

۱۴ اکتوبر کی شام کو سوا آٹھ بجے مھالونی لاج برکسٹن میں نیّر صاحب کا لیکچر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور تعلیم پر ہوا۔ ہال حاضرین سے پر تھا۔ جس میں زیادہ تعداد عورتوں کی تھی۔ نیّر صاحب نے اپنی تقریر کے آغاز میں محمڈن اور مسلم کے لفظ پر مختصر ریمارک کیا۔ کیونکہ ان کی معرفی کراتے وقت پریذیڈنٹ نے محمڈن کا لفظ بولا تھا۔ نیّر صاحب نے کہا کہ ہم مسلم کہلاتے ہیں۔ محمڈن صحیح لفظ نہیں اسلئے کہ اسکا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ گویا ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتے ہیں حالانکہ یہ غلط ہے اور دوسرے خدا تعالیٰ نے ہمارا یہی نام رکھا ہے سمّٰکم المسلمین

اس کے بعد انھوں نے بیان کیا کہ میں جو کچھ بھی کہوں گا وہ احمدیہ موومنٹ کے نقطہ خیال سے کہوں گا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور تعلیم کی حقیقت کو اسی سلسلہ نے نہ صرف سمجھا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا نقشہ حضرت احمد قادیانی کی زندگی میں دیکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو احمد کے پیارے ہونٹوں سے سنا اور اس کے عمل میں مشاہدہ کیا اس کے بعد انھوں نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ دنیا کے تمام ہادیوں کی عزت اور تکریم کا حکم دیتی ہے اور احمد قادیانی نے اس ہدایت اور تعلیم کو روشن کیا۔

کہا کہ میں تھوڑے وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری زندگی کے تفصیلی واقعات بیان نہیں کر سکتا اسلئے آپ کی زندگی کے بعض واقعات بیان کروں گا چنانچہ مختصر طور پر انھوں نے آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی یتیمی اور دعوت الی الحق کا نقشہ کھینچا۔ اور ان مشکلات اور مصائب کا ذکر کیا جو اپنی قوم سے انھوں نے اٹھائے پھر ہجرت اور فتح مکہ کا ذکر کیا اور پھر آپکی تعلیم کی خصوصیات اور اکملیت کا اظہار کیا۔ اسی میں مسیح علیہ السلام سے مقابلہ بھی کیا + کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں سے افضل تھے اور تمام انبیاء کی نبوت کے مصدق۔ حضرت مسیح ع کی دعوت خاصہ تھی وہ ایک قوم کے لئے آئے تھے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت عالمگیر تھی۔ انھوں نے خدا سے وحی پاکر اعلان کیا

## قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا

گویا جہاں بھی نسل انسانی پائی جاتی ہے اُن سب کے لئے اسلام کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور اسی طرح اسلام کی تعلیم عالمگیر اور ابدی ہے انھوں نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت دنیا کی کیا حالت تھی روحانی اور اخلاقی طور پر دنیا خطرناک تاریکی میں مبتلا تھی۔ ہندوستان میں وام مارگ کا زور تھا۔ ایران میں مزدکی مذہب کا بہتا جنھوں نے محرمات ابدیہ کو بھی حلال کر رکھا تھا ہر طرف تاریکی اور فسق و فجور تھا۔

پھر آپ ایک کامل نمونہ نوع انسان کے لئے تھے بہ حیثیت باپ شوہر۔ دولت۔ قانون دان۔ جج۔ کمانڈر انچیف۔ سوبجر۔ تاجر غرض جس حیثیت سے آپ کو دیکھو آپکا نمونہ کامل ہے۔

پھر کسی انسان کی خوبی کا اندازہ دماغ۔ دل اور ہاتھ سے ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تینوں قوتوں کو آپ کی زندگی کے واقعات میں دیکھو کہ دماغ کیا کام کرتا ہے دل میں کیسی محبت اور امانت بھری ہوئی ہے۔ ہاتھ ہے جو ہمیشہ دوسروں کی بھلائی کے لئے اٹھتا ہے اس کو واقعات سے واضح کیا پھر تعلیم کو لیکر آپنے ارکان اسلام کی تشریح کی اور فتح مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال رحم اور عفو کی مثال کو پیش کیا جو دنیا میں عدیم المثل ہے اور پھر آپکے آخری الفاظ سے بالرفیق الاعلیٰ کو پیش کر کے بتایا کہ آپکا مقصد حیات و موت محض خدا ہی تھا۔

لیکچر نہایت قابلیت اور عمدگی سے ہوا۔ ہال میں خاموشی تھی لیکچر کے خاتمہ پر پریسیڈنٹ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے بہت تعریف کی اور حاضرین کو موقع دیا کہ جو سوال اس مضمون پر کرنا چاہیں کریں کچھ عرصہ تک بالکل خاموشی رہی اور کوئی شخص سوال کرنے کے لئے کھڑا نہ ہوا۔ پھر جب خود ماسٹر صاحب نے بھی کہا کہ مجھے جواب دینے میں بہت خوشی ہوگی تو ایک شخص نے اسلام کے بزور شمشیر پھیلانے کا سوال کیا۔

نیّر صاحب نے کہا کہ نیا اعتراض نہیں ہے بارہا سنا اور بارہا اسکا جواب دیا ہے لیکن اس مجلس کیلئے ممکن ہے یہ نیا ہو یہ غلط فہمی عیسائی مشنریوں نے پیدا کی ہے جو ہمیشہ اسلام کی بھونڈی شکل پیش کرنے کے اور بدقسمتی سے لوگ ان کی اس قسم کی تقریروں اور تحریروں کو واقعات کی روشنی میں نہیں دیکھتے

میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے بڑے زور سے کہتا ہوں کہ محض افترا ہے جو اسلام پر کیا گیا ہے نہ اسلام کی تعلیم اس کی ہدایت کرتی ہے اور نہ واقعات اس کی تائید۔

تعلیم کے متعلق قرآن مجید میں صاف لکھا ہے کہ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔ قرآن مجید کی ایسی کھلی کھلی تعلیم کے ہوتے مذہب کے لئے اسلام کے تلوار اٹھانے کا الزام دینا دھوکہ دہی اور غلط بیانی ہے واقعات میں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فتح مکہ کا واقعہ ابھی بیان کیا ہے وہ لوگ جنھوں نے آپ کو اور آپکی جماعت کے مردوں اور عورتوں کو خطرناک تکلیفیں دی تھیں اور بعض کو مار ڈالا تھا اور آپ کو اپنے شہر سے نکل جانے پر مجبور کیا تھا کیا فتح مکہ کے دن ان کو یہ کہا گیا کہ تم اسلام قبول کرو ورنہ تم کو تلوار سے کیا جاوے گا۔ دنیا کی کسی تاریخ سے دکھاؤ کہیں یہ بات نہ ملے گی آپنے ان کے جرموں کو معاف کر دیا اور آپکے اس اعلیٰ اخلاق اور عملی نمونہ نے جو اثر کیا وہ تلوار نہیں کر سکتی تھی۔

یہ سچ ہے کہ اسلام کی حفاظت کے لئے جنگ کرنی پڑی ہے مگر اس کی یہ بھی غرض نہ تھی کہ لوگوں کو تلوار سے مسلمان کیا جاوے + اسلامی جنگوں کا مضمون الگ اہمیت رکھتا ہے اس سے تعلق نہیں مگر ان لڑائیوں میں یہ ہدایت دینا کہ گرجے نہ گرائے جاویں مذہبی آدمیوں کو دکھ نہ دیا جاوے۔ عورتوں اور بچوں کی حفاظت کی جاوے۔ عمارتوں اور فصلوں کو نقصان نہ پہونچایا جاوے اس جنگی تعلیم کی نظیر دنیا کی کسی قوم میں ہے ؟ جو مذہب اتنی رواداری کی تعلیم دیتا ہے اسکو زور سے مسلمان کرنا تھا تو پھر ان احکام کی کیا ضرورت تھی۔ پس یہ عملی تردید اس الزام کی ہے۔

اور مسلمان حکومتوں کے ماتحت غیر قوموں اور غیر مذاہب کا رہنا تاریخ سے ثابت ہے۔ پھر مسیحی مشنریوں کا اس قسم کا الزام اسلام کا تو کچھ بگاڑتا نہیں البتہ ایک علم دوست قوم (انگریزی) کی ہتک ہے۔ گویا وہ تاریخ سے ایسی ناواقف ہے کہ ایک غلط الزام کو صحیح سمجھ رہی ہے۔

اسی جواب میں کروسیڈ کے واقعات بھی نیّر صاحب نے بیان کئے کہ کسطرح انھوں نے ستر ہزار عورتوں اور بچوں کو ہلاک کیا اور مذہب کے لئے تلوار اٹھائی۔

پھر ایک شخص نے ترکوں کے ہاتھوں آرمینیوں کے قتل کا سوال کیا۔ اسکا جو جواب نیّر صاحب نے دیا وہ مسکت اور شرمندہ کرنے والا تھا۔

پھر ایک سوال ہوا کہ ہم نے سنا ہے کہ اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ عورتوں میں روح نہیں ہے + نیّر صاحب نے کہا کہ یہ بھی مسیحی مشنریوں کی مہربانی ہے۔ کہ انھوں نے اسلام پر ایک غلط اور بے بنیاد الزام لگایا۔ اسلام نے جو عزت اور عظمت عورت کی قائم کی ہے دنیا کے کسی مذہب نے وہ قائم نہیں کی۔ یہ سرے سے غلط ہے کہ اسلام نے کہا ہو کہ عورتوں میں روح نہیں جو مردوں میں روح ہے وہی عورتوں میں ہے اور عورتوں اور مردوں کے روحانی اور اخلاقی حقوق برابر ہیں جو حقوق انپر مردوں کے ہیں وہی حقوق ان کے مردوں پر ہیں۔ البتہ عیسائیوں نے عورت کے درجہ اور عزت اوّلاً تو یہ کہا کہ دنیا میں گناہ ہی عورت کے ذریعہ سے آیا۔ تم خود دیکھو کہ یہاں عورت اپنا ذاتی نام نہیں رکھ سکتی۔ جبتک شادی نہیں ہوتی اپنے باپ کے نام کی طرف منسوب ہوگی مس فلاں اور جب شادی ہوگی تو مسز فلاں۔ اب اسی سے دیکھ لو کہ کتنا ظلم عورت پر کیا جاتا ہے کہ وہ اتنا بھی حق نہیں رکھتی کہ اپنا مستقل نام رکھ سکے + برخلاف اسکے اسلام نے عورت کو پورے حقوق دئیے ہیں وہ اپنا ذاتی نام ہی نہیں ذاتی جائداد بھی رکھتی ہے یہاں تک کہ شادی کے وقت بھی اس کی علحدہ جائداد بن جاتی ہے جو مہر کی صورت میں شوہر سے لیتی ہے اور اسے اختیار ہے جسطرح چاہے اسے خرچ کردے وہ اپنے مطالبات کے لئے شوہر پر مقدمہ کر سکتی ہے محض شوہر ہونے کی وجہ سے وہ اس کے حقوق دبا نہیں سکتا۔ اور سب سے بڑی بات میں آپ کو بتاتا ہوں اور دعوے سے کہتا ہوں کہ اس کی نظیر کہیں نہیں ملیگی۔

آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے کتنا بڑا احترام اور درجہ عورت کا رکھا گیا ہے۔

اس تقریر کے بعد سائل نے کہا کہ حقیقت میں ایک کرسچین مشنری نے جو ابی سینیا سے آیا تھا مجھ کو یہ بتایا تھا۔

پریذیڈنٹ نے حاضرین کی طرف سے مسٹر نیّر کا
اس دلچسپ اور موثر لیکچر کے لئے شکریہ
ادا کیا اور چیئرز سے حاضرین
نے اس کی تعمیل کی

# الاخبار والآراء

## دیگراں نصیحت خود را فضیحت

روزنامہ "تنظیم" جہاز حجاج کی رکاوٹ "مسلمانوں کی طرف سے نفرت وحقارت" کے عنوان سے "انجمن معین الاسلام کی تجویز" کی تحت میں لکھتا ہے:۔

"لاہور ۱۵ جون۔ قرار پایا کہ حضور والسرائے ہند بالقابہ کو مندرجہ ذیل رزولیوشن بذریعہ تار بھیجا جائے۔ کہ انجمن معین الاسلام کا یہ جلسہ حکومت ہند سے یہ پر زور استدعا کرتا ہے کہ وہ حسب عدہ حاجیوں کو ہر طرح کی سہولت بہم پہنچائے اور نیز بندرگاہ رابغ پر اتارنے کا اہتمام کرے" (۱۹ جون)

روزنامہ زمیندار "حجاج کو روکنے کے خلاف احتجاجی جلسہ" کے عنوان سے لکھتا ہے کہ:۔

"مولوی سراج الدین صاحب کی صدارت میں جامع مسجد میرٹھ کے اندر مسلمانوں کا جلسہ ہوا جس میں حسب ذیل قرارداد باتفاق رائے پاس ہوئی۔ مسلمانان میرٹھ کا یہ جلسہ امیر علی کی اس حرکت پر کہ اس نے حجاج کے جہاز کو آگے جانے سے روکا اور اس کو گولہ باری کی دھمکی دی نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اور حکومت ہند کو یہ جلسہ توجہ دلاتا ہے کہ وہ امیر علی کو جنگی جہاز ہٹانے پر مجبور کرے" (۱۸ جون)

اور بھی کثیر التعداد قراردادیں اخبارات میں شائع ہوئی ہیں۔ مختلف جگہوں پر جلسے ہوئے اور حجاج کی رکاوٹ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی ہے۔ تعجب اور حیرت ہے کہ وہ ہمارے بھائی اس امر کے مرتکب ہوئے ہیں جنکے ارتکاب کی وجہ سے ہم کو لعنت ملامت کی جاتی تھی۔ غیر مسلم گورمنٹ سے کسی مسلمان کے خلاف استمداد کرنا باعث ننگ وعار بتایا جاتا تھا۔ احتجاج بلند کرنا ایک بیہودہ حرکت خیال کی جاتی تھی۔ لیکن آج ہمارے بھائی ہیں کہ ان باتوں کو بھول گئے انہی یاد ہی نہیں کہ کل وہ اس امر میں کیا فرما چکے ہیں۔ ہم اس فعل کو تو برا خیال نہیں کرتے۔ کسی ظالم کے ظلم کے اندفاع کے لئے اور طریقوں میں سے ایک طریق یہ بھی ہے۔ لیکن ہم یہ ضرور کہیں گے کہ ان کو تعصب وضد سے کام نہ لینا چاہیئے۔ محض اس وجہ سے کہ یہ کاروائی احمدیوں کی طرف سے ہوئی تھی آپ لوگوں نے اس کی مخالفت شروع کر دی۔ نہ سوچا نہ سمجھا اتنا بھی خیال نہیں کیا کہ آخر یہ لوگ کیا طریق اختیار کر سکتے ہیں۔ یہ اس وقت مظلوم ہیں۔ ان سے سفاکانہ سلوک ہوا ہے۔ ان کا حق ہے کہ صدائے احتجاج بلند کریں خدا تعالیٰ ہمارے بھائیوں کی حالت پر رحم اور سمجھ عطا فرمائے۔

## فتوے کفر لگانا کس کی سنت ہے

آج ہندوستان کے اُن مایہ ناز سلسلوں کے نام لیوا جو فخر اور تصوف کی دولت سے مالا مال تھے اور جن کا مقصد عین اتحاد بنی آدم کے سوا کچھ اور نہ تھا جو خدا کے توحید کے سچے پرستار اور بہترین مبلغ تھے۔ کیسی حیرت کی بات ہے کہ خدا کے بندوں کو کافر اور مشرک بنانے میں مصروف ہیں۔ آخر ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ یہ سنت کس کی ہے۔ جو تم ادا کر رہے ہو۔ (مدینہ)

کیا ہم بھی اس امر کے دریافت کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ احمدیوں کو کافر ومشرک بنانے والے کس کی سنت ادا کر رہے ہیں؟۔

## عذر گناہ بدتر از گناہ

### اور نگنے کو ٹھیلنے کا بہانہ!

امیر کابل کے سفاکانہ فعل کے حمائتوں نے دانشمند لوگوں کی آنکھوں میں خاک ڈالنے کی ہزار کوشش کی اور لوگوں کو اپنا ہم خیال بنانا چاہا۔ لیکن جب ان کی دال نہیں گلنی۔ تمام لوگ سوائے بعض تعصب وہٹ دھرمی کی مرض میں مبتلا ہیں۔ ابھی دنیا میں انصاف پسند لوگ باقی ہیں لوگ ہمارے اس فعل کی تائید نہیں کریں گے بلکہ اظہار نفرت کی بوچھاڑ ہم پر پڑے گی تو فوراً یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ لوگ باغی تھے امیر کابل کے خلاف ان لوگوں نے بغاوت میں حصہ لیا ہے لیکن جب حکومت کا فیصلہ شائع ہوا کہ ان کو محض عقائد کی وجہ سے سنگسار کیا گیا ہے۔ اس ظلم کے حمائتی اپنا سا مونہہ لیکر رہ گئے۔ ایڈیٹر زمیندار جس نے اس ظلم کی حمایت میں سب سے زیادہ حصہ لیکر بے انصافی وسخت طبیعت کا ثبوت دیا ہے ہمیشہ اس قسم کی خبروں کے متلاشی رہتے ہیں جس سے احمدیوں کی سنگساری فعل درست خیال کیا جا سکے۔ چنانچہ حال ہی میں ان کو امیر کابل کی ایک تقریر ہاتھ لگی بس کیا تھا۔ ننگے کو ٹھیلے کا بہانہ فوراً شائع کر کے لکھ دیا کہ ان لوگوں کا بغاوت خوست میں بہت بڑا دخل تھا۔ لیکن ایڈیٹر زمیندار وامیر کابل کو واضح رہے کہ آپ دنیا کو اندھا نہیں بنا سکتے کیا امیر کابل کی عدالت کے فیصلے لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جائینگے جن میں واضح طور پر لکھا گیا تھا کہ محض عقائد کی وجہ سے سنگساری کا حکم دیا جاتا ہے۔ اب سوائے اس امر کے کہ اپنے ظالمانہ فعل کا اقرار کر کے مہذب دنیا سے معافی مانگی جائے ورنہ عذر گناہ بدتر از گناہ کی مثال صادق آئیگی

---

خدا نے یہ کہہ کر انہیں ڈھیل دی

واملی لھم ان کیدی متین (زمیندار ۱۶ جون)

یہ شعر بریلوی علماء کے لئے شائع کیا گیا ہے لیکن ایڈیٹر زمیندار بھول گئے کہ یہ شعر تو ان پر بھی صادق آتا ہے کیا ان کو یاد نہیں کہ انھوں نے جب امیر کابل کی حمایت کرتے ہوئے احمدیوں کو کافر قابل سنگسار گردانا تو خدا نے کہا واملی لھم ان کیدی متین ذرا صبر کرو میری تدبیر ایسی ہوگی کہ دنیا کے سامنے منہ نہ کر سکو گے۔ چنانچہ دیکھا کیا ہوا؟ خود کفر کا فتویٰ ہی نہیں لگا بلکہ اپنی زوجہ مکرمہ کو مطلقہ کروالیا۔ معلوم ہے یہ کیوں ہوا۔ اس لئے کہ واملی لھم ان کیدی متین

---

## وعظ بے عمل اثر ندارد

اس عنوان سے ایڈیٹر صاحب المنیر لکھتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"مولانا شوکت علی۔ مولانا ظفر علیخاں۔ سید حبیب۔ ڈاکٹر کچلو۔ غازی عبد الرحمن۔ سید عطاء اللہ شاہ وغیرہ بزرگان قوم نے حد سے بڑھ کر کوشش کی اور زور لگایا کہ اب کے ضرور حج ہونا چاہیئے۔ لیکن نتیجہ جو کچھ نکل چکا اور نکل رہا ہے وہ ظاہر ہے۔ عملی بے اثری کی وجہ ہماری رائے میں یہ ہے کہ جتنے کرمفرما فریضہ حج پر زور دیتے رہے یا دے رہے ہیں ان میں سے صاحب استطاعت ہونے کے باوصف خود کسی نے بھی حرمین الشریفین کی مقدس وادیوں پر جبہ سائی نہیں فرمائی بلکہ متعدد کرمفرماؤں نے تو سارا یورپ پاؤں تلے روند مارنے کے باوجود پرانی اسلامی یادگاریں ہونے کی حیثیت سے کبھی مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کی طرف نہیں جھانکا۔ کیا خدانخواستہ ان کرمفرماؤں کا یہ لگاؤ حزب الاحناف زمیندار کی قابل صد اعتراض

بجائے کعبہ خدا آج کل ہے لندن میں
وہیں پہنچ کے ہم اُس سے کلام کر لینگے"

ہمارے خیال میں ایڈیٹر المنیر کو ان بزرگان سے کوئی شکوہ نہ ہونا چاہیئے کیونکہ اگر یہ لوگ خود عمل کرنا شروع کر دیں تو مسلمانوں کو خطرات میں دھکیلنے والا کوئی دکھائی نہ دے۔ کیا آپ کو یاد نہیں جب ہجرت کے احکام شائع ہوئے۔ فتوے دیواروں پر چسپاں کئے گئے۔ ہجرت کو ضروری قرار دیا گیا۔ ترغیبہ لوگوں کو برانگیختہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا کیا اُس وقت ان بزرگوں میں سے کوئی گیا؟ حاشا وکلا نام تک نہیں لیا اگر گئے تو بے کس مسلمان ان کا جو انجام ہوا وہ صدیوں تک بھول نہیں سکتا۔

کاش مسلمان اس لیڈر کی طرف توجہ کریں جس کو خدا نے لیڈر بنا کر بھیجا ہے ✦

## فتوے کفر دلیل ایمان

جناب اختر صاحب ایڈیٹر رسالہ خورشید اپنے مکتوب ۱۵ جون میں (جو زمیندار مورخہ ۱۶ جون میں شائع ہوئی ہے) لکھتے ہیں:۔

"اس بارگاہ سے کسی کو تمغۂ کفر ملجاتا ہے اس کے ایمان واخلاص کی سب سے بڑی دلیل ہے"

کیا یہ بات مولوی ظفر علی خاں صاحب کے ساتھ تو مخصوص نہیں؟

اگر نہیں تو جن پر بھی حضرات علماء کرام کا فتویٰ صادر ہو اُن کے ایمان میں کبھی شک نہ ہونا چاہیئے۔

{عبد الکریم (مولوی فاضل)}

# پیارے حبیب کی پیاری باتیں

اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ اور بیعت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جاوے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلا کا وقت تم پر ہے اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے ہر ایک طرف سے کوشش ہو گی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں سننی پڑیں گیں۔ اور ہر ایک جو تمہیں زبان اور ہاتھ سے دکھ دیگا وہ خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے اور کچھ آسمانی ابتلا بھی تم پر آئینگے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سن رکھو کہ تمہارے فتحمند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں تم خشک منطق سے کام لو۔ یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل گالی دو کیونکہ تم نے یہی راہ اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائینگے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا تعالیٰ کی لعنت ساتھ نہ ہو کچھ بھی چیز نہیں اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے۔ تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے۔ اگر وہی ہمارا دشمن ہو جاوے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔

## ہم کیونکر خدا کو راضی کریں

اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو اسکا اس نے بار بار مجھے یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔

سو اے میرے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں۔ اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچکر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ۔ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔

سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بنجاؤ کہ ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہو گی۔ اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر ایک نور اور اندھیرا پہلے دل میں پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے سو اپنے

## دل کو ہر وقت ٹٹولتے رہو!

جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا ہے اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات کو اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو۔ اور جس خیالات یا عادات یا ملکہ کو ردی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے۔ اور پھر تم کاٹے جاؤ۔

پھر اس کے بعد کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت و ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا

## تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں

کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے اور تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اسکے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر ایک قوت اور ہر ایک وضع اور ہر ایک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر ایک مرتبہ ادراک اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے۔ سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہو گا۔ اگر

## نجات چاہتے ہو

تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ۔ کہ شریر ہلاک ہو گا اور سرکش جہنم میں گرایا جائیگا پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو۔ ایسے خیال کے لئے گڑھا در پیش ہے بلکہ تم اسلئے اس کی پرستش کرو کہ پرستش کا ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہیئے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جائے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے

## خدا بڑی دولت ہے

اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے اسکو حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچہ کی طرح بنکر اسکے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو۔ نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور تو

## نماز کیلئے کھڑا ہو

تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے۔ بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہری وضو کرتے ہیں ایسا ہی باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو۔ تا کہ تم پر رحم کیا جاوے۔

سچائی اختیار کرو۔ سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اس کو دھوکہ دے سکتا ہے کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں۔ نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال سے اس حد تک پہنچتا ہے تو خدا کی طرف سے بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پروا نہیں ہوتی۔

عزیزو! اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے۔ جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے۔ اور بے باکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریت کے پہنچا دیتا ہے۔ سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ۔ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہے اور بجز چون و چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ۔ جیسا کہ بچہ اپنے والدین کی باتوں کو مانتا ہے۔

## قرآن کریم کی تعلیمیں

تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچا دیتی ہیں۔ ان کی طرف کان دھرو۔ اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ۔ قرآن شریف انجیل کی طرح تمہیں صرف یہ نہیں کہتا کہ نامحرم عورتوں یا ایسوں کو جو عورتوں کی طرح محل شہوت ہو سکتی ہے۔ شہوت کی نظر سے مت دیکھو۔ بلکہ اس کی کامل تعلیم کا یہ منشا ہے کہ بغیر ضرورت کے

## نامحرم کی طرف نظر مت اٹھاؤ۔

نہ شہوت سے نہ بغیر شہوت سے بلکہ چاہیئے کہ آنکھ بند کر کے اپنے تئیں ٹھوکر سے بچاوے تا کہ تیری دلی پاکیزگی میں کچھ فرق نہ آوے۔ سو تم اپنے مولیٰ سے اس حکم کو خوب یاد رکھو اور آنکھوں کے زنا سے اپنے تئیں بچاؤ۔ اور اس ذات کے غضب سے ڈرو۔ جس کا غضب ایک دم میں ہلاک کر سکتا ہے۔ قرآن شریف یہ بھی فرماتا ہے کہ تو اپنے

## کانوں کو بھی نامحرم عورتوں کے ذکر سے بچا

اور ایسا ہی

## ہر ایک ناجائز ذکر سے

# اسلام کا زندہ ہونا ہم سے فدیہ مانگتا ہے

(۱۹۱۸ء کا ایک مضمون حضرت عرفانی کے قلم سے)

زندگی کا سوال مختلف قوموں اور فرقوں میں ایک معرکہ کا سوال رہا ہے۔ اس وقت بھی زندگی یا حیات کے متعلق بہت سی تھیوریاں ہیں۔ میں ان پر کوئی بحث نہیں کروں گا بلکہ میں حیات کے اس راز کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو قومی زندگی کا موجب ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں اور یہ ایک مسلم بات ہے کہ حیات کا راز ایک موت کے پردے میں نہاں ہے۔ اور زندگی کے لئے ایک موت کا اختیار کرنا ضروری ہے۔ یہ موت و حیات کی کشمکش تمام مخلوق میں جاری ہے شخصی حیات اور قومی حیات کے لئے ایک تبدیلی زینہ ہوتی ہے۔ پس ہمارا یہ کہنا کہ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ چاہتا ہے شخصی فدیہ ہے اور جب تمام افراد امت و ملت اس فدیہ کے دینے کے لیے تیار ہو جائیں تو بحیثیت مجموعی وہ اسلامی زندگی کا مقام ہو گا۔

اسلام بجائے خود ایک موت کو چاہتا ہے جو انسان کے سفلی جذبات پر آنی چاہیئے جب وقت یہ موت آ چکتی ہے تب خدا میں زندگی یا حیات بعد الممات کا ایک نیا دور شروع ہوتا ہے اور یہی ابدی اور غیر فانی زندگی ہوتی ہے۔ پس یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ

## زندگی موت کے پیچھے ہے

قرآن کریم میں اس کے متعلق بہت سی آیات ملینگی۔ میری غرض اس جگہ فلسفہ حیات کا اظہار نہیں بلکہ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بالطبع ہر شخص اس بات کا خواہشمند پایا جاتا ہے کہ اسے دائمی اور غیر فانی حیات دی جائے گو رسی باطن اور فتور بصیرت کے باعث جس کا مراد کھانا پینا اور دوسری اشیاء سے متمتع ہونا سمجھ لیا گیا ہے) کو غیر فانی بنانا چاہتا ہے۔ لیکن وہ در اصل ابدی اور غیر فانی زندگی اور ہے جو موت کے بعد نصیب ہوتی ہے۔

قرآن مجید نے اس فلسفہ حیات کو ذہن نشین کرنے کے لئے جو طریق اختیار کیا ہے وہ نہایت شاندار اور بلند پردازی کا طریق ہے اس طریق کے اندر

## قربانی کی روح

کام کر رہی ہے۔ اسلئے فرمایا لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کئے جاویں ان کو مردہ مت تصور کرو۔ وہ زندہ ہیں۔ اس بشارت میں اس سفلی حیات کو ابدی زندگی کا ایک ذریعہ قرار دیا ہے۔ بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف ہو

اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا خرچ کر دینا دو ہی قسم پر ہے تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ۔ اگر انسان کی زندگی اللہ تعالیٰ کے رضا مندی کے حصول کے لئے وقف ہو جائے تو وہ موت جو اس راہ میں اسے آتی ہے اس کو اس دروازے سے داخل کر رہی ہوتی ہے جو اس کو ابدی زندگی کی منزل میں پہونچا دیتا ہے۔

پس انسان جو ابدی زندگی کا خواہشمند ہے اس کے حصول کے لئے ایک ہی ذریعہ ہے کہ وہ

## خدا کی راہ میں مرنا سیکھے

یا دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ وہ ادخلوا فی السلم کافۃ۔ اسلام میں پورے طور پر داخل ہو جانے کا مصداق ہو جائے میں نے عنوان میں لکھا ہے کہ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ چاہتا ہے۔ اسلام فی الحقیقت کوئی ہستی یا وجود نہیں جسکی زندگی یا موت کا احساس ہو سکے۔ لیکن اسلام ان قوتوں کو پیدا کرتا ہے جو انسان کو دائمی سرور اور ابدی حیات کی وارث بنا دیتی ہے جب یہ قوت سست اور بیکار ہو جاتی ہیں تو انسان پر روحانی موت طاری ہو جاتی ہے۔ گو وہ دنیا ہی سرزمین پر چلتا پھرتا نظر آتا ہو۔

جذبات اور شہوات کا اسیر ہو کر وہ اس آزادی کو کھو بیٹھتا ہے جو ایک نیک اور صحیح معنوں میں احسن تقویم کے مصداق انسان کی متاع خاص ہے۔ پس جس جس قدر ہم اپنی قوتوں کو اسلامی ہدایتوں کے ماتحت کرتے جاتے ہیں اور عملی رنگ میں ہم میں پیدا ہوتا چلا جاتا ہے اسی قدر حیات اسلام کا ظہور اور بروز ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب مسلمانوں کی عملی اور اقتصادی حالت کا معائنہ کیا تو اسلام کو ایک مردہ وجود میں پایا۔ اسلئے وہ بے اختیار ہو کر بولے

## اسلام کا زندہ ہونا ہم سے فدیہ مانگتا ہے

وہ کیا ہے؟

## ہمارا اسی راہ میں مرنا

فرمایا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ پس جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسا عظیم الشان انسان احیائے اسلام کے لئے اپنی زندگی کے فدیہ کو پیش کرتا ہے تو اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اسلام کے زندہ کرنے کے لئے کس قدر قربانیوں کی حاجت ہے۔ قربانی ہی ایک اعلیٰ ذریعہ حیات کا ہے پس اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم خود زندہ ہوں اور زندگی کے ثمرات سے بہرہ اندوز ہوں تو ہماری زندگی کا راز

## ہماری قربانی کے نیچے ملے گا

قربانی کا مسئلہ فی الحقیقت ایک نازک مسئلہ ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ نہایت ضروری اور اہم ہے۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی غرض جبکہ دین کو مقدم کرنا ہے تو اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس عظیم الشان نصب العین کے لئے کتنی بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ یہ سچ ہے کہ آج اسلام کے لئے کسی تلوار کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کے بزور شمشیر ترقی پانیکی پرابلم کو حل کر دے اور دکھا دے کہ پہلے اور نہ آج اور نہ پھر کبھی اسلام تلوار سے نہیں پھیلایا جا سکتا۔ بلکہ وہ اپنی صداقت اور آیات کے ساتھ قلوب کو تسخیر کرتا آیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اسی غرض کے لئے ہوئی تا وہ اسلام کے چہرہ سے اس داغ کو دور کر دے۔ لیکن باایں یہ ضرورت حیات ملی کے لئے ایک مذہبی ضرورت ہے کہ

## اسلام کی حیات قربانی کی محتاج ہے

اور یہ قربانی کبھی شخصی ہوتی ہے اور کبھی قومی۔ شخصی قربانی کی حالت میں ضرورت ہوتی ہے کہ ہر فرد اپنے اعمال کی اصلاح کرے اور اسلامی شعار اپنا دستور العمل قرار دے۔ اس راہ میں اسے بہت سی مصائب اور مشکلات کا سامنا اور ابتلاؤں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اور جب افراد قوم اپنی حالت کی منفردانہ اصلاح کرتے ہیں تب قوم پر عملی اصلاحی رنگ شروع ہو جاتا ہے پھر خدا تعالیٰ کے وہ فضل نازل ہوتے ہیں جو ان قربانیوں کے پیچھے آتے ہیں۔

احمدی جماعت خدا کے فضل و کرم سے ایک وجود کا حکم رکھتی ہے اسلئے وہ حبل اللہ کے ذریعہ ایک رشتہ میں منسلک ہے اور ان کے امام اور ہادی نے ہی اپنی پہلی پکار میں جو فتح اسلام کے لئے داعی الی اللہ ہو کر اٹھائی قربانی کا سوال اس کے سامنے رکھ دیا ہے۔ پس جب تک ہم اپنے اندر قربانی کی شاندار سپرٹ پیدا نہیں کر سکتے خدا کے لئے موت کو قبول کرنے کے واسطے کھڑے نہیں ہو جاتے اور یہ موت ہمارے لئے راحت جان نہیں بن سکتی۔ ہم اپنے

## مقصد سے دور ہیں

وہ گول جو ہم کو فتح کرنا چاہتا ہے۔ اس سے ہٹے ہوئے ہیں ضرورت ہے کہ یہ روح قوم میں پیدا ہو۔ حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ نے قربانی کا ایک نمونہ دکھایا یہ قربانی کچھ شک نہیں ایک دوسرا رنگ رکھتی ہے۔ لیکن یہ ہمارے لئے سبق آموز ہے۔ ہم دنیا میں ایک داعی کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہی زندگی کا مقصد ہمارے امام نے ہمارے سامنے رکھا ہے اس حالت میں

## شہید مرحوم کی قربانی

بھی ہر وقت ہمارے لئے ایک اسوۂ حسنہ ہے اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کوئی ہستی اور قوت ۔ کوئی تکلیف اور ایذا ہمارے راستہ میں تبلیغ میں روک نہیں ہو سکتی۔ اسوقت مختلف شہروں سے خبریں آرہی ہیں کہ احمدی جماعت کے ستانے اور دکھ دینے کے لئے حق کے دشمنوں نے اپنے اسلاف کے قدم بہ قدم مارا ہے ۔ مختلف قسم کی اذیتیں پہنچاتے ہیں اور پھر ان پر فخر کرتے ہیں ۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ایک عادل اور محسن گورنمنٹ برطانیہ کو ہم پر حکمران کیا ہے ورنہ نہیں معلوم یہ لوگ کس قسم کی اذیتیں دیتے ۔ مگر سلسلہ احمدیہ کے علمبردارو! یاد رکھو تم کو ان مصائب اور مشکلات کے سایہ میں ہی آگے بڑھنے کا حکم دیا گیا ہے ۔ سچ اور بالکل سچ ہے کہ سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اسی تازگی اور روشنی کا دن آئیگا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا ۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے ۔ لیکن ابھی ایسا نہیں ۔ ضرور ہے کہ آسمان ایسے چڑھنے سے رکے رہے جبتک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں ۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں +

پس کچھ شک نہیں کہ دشمن ہر طرف سے تمہیں دکھ دینے کے لئے اٹھے ہیں اور اپنی کرتوتوں پر جو موجب شرم ہیں فخر کرتے ہیں ۔ وہ تم پر پتھر پھینکتے ہیں اور تمہارے لئے ضروریات زندگی کے ذرائع کو بند کرتے ہیں ۔ یہاں تک کہ تمہارے مردوں کے ساتھ بھی ذلیل دشمنی سے باز نہیں آتے ۔ لیکن اے مردان خدا ان کی یہ کوششیں تمہارے پاؤں کو شل نہ کریں ۔ بلکہ وہ پہلے سے زیادہ جوش کے ساتھ آگے بڑھیں +

تمہاری ہمتیں پست نہ ہوں بلکہ ان میں

### اولوالعزمی کی روح

پیدا ہو ۔ یہ مصائب اور مشکلات آنیوالے انعامات کا پیش خیمہ ہیں ۔

تم میں سے ہر ایک کو صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ عنہ کی روح لیکر کھڑا ہونا چاہیئے ۔ یہی جذبہ حضرت مسیح موعود ہم میں پیدا کرنا چاہتے تھے ۔ دنیا کی مخالفتیں اور مزاحمتیں آپ کی راہ میں روک نہیں ہوئی تھیں بلکہ آپ کو تیز گام بنا دیتی تھیں ۔ اور یہی نمونہ آپ کے خلفاء میں ہمکو نظر آرہا ہے ۔ پھر کیوں ان مخالفین کو ہمت شکن پائیں دشمن اپنے اخلاق اور اپنی مخالفانہ کوششوں کا اندازہ کر لیا اور ہمارے صبر اور حوصلہ کو جسطرح آزمانا چاہیں آزما دیکھیں انھیں معلوم ہو جائے گا کہ انجام متقی کے ساتھ ہے ۔ تم زندگی چاہتے ہو تو قربانی کی روح کو نشو و نما دو ۔ یہی روح سلسلہ کی عظمت اور ترقی کا موجب ہوگی ۔ پس ان مخالفتوں سے گھبرانا

ہمارا کام نہیں بلکہ عملی طاقت کے ذریعہ اسکا مقابلہ کرنا ہمارا طرز عمل ہے ۔ ہم ان سفیہانہ کوششوں کا مقابلہ نہیں کرینگے اسلئے کہ ہم کو امن پسند شہری بنایا گیا ہے ۔ ہم اخلاق فاضلہ سے ان کا مقابلہ کرینگے اور سختی کا جواب نرمی سے دینگے لیکن دعوت الی الحق سے نہیں رک سکتے ۔ اس لئے کہ یہی ہمارا کام ہے اور اسی غرض کے لئے خدا نے اس سلسلہ کو برپا کیا ہے ۔ پس دعوت الی الحق کے لئے ہر تکلیف اور ذلت گوارا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ ۔ حتیٰ کہ اگر اس راہ میں جان بھی چلی جائے تو اس کی پرواہ نہیں ۔ کیونکہ وہ حیات ابدی اس موت کے پیچھے ہے ۔

ہاں یہ تمہارا شیوہ ہو کہ تمہارے اخلاق و اعمال دوسروں کے لئے نمونہ ہوں ۔ ہدایت اور سعادت کی راہوں کے حصول کا کیونکہ یہی وہ چیز ہے جس سے

### اخلاق ہیں ذلیل دشمن ہلاک ہو جاتا ہی

اور یہی وہ چیز ہے جو بالآخر قلوب کو تسخیر کر لیتی ہے اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو ۔ آمین ثم آمین

اسلام کی تعلیم ہر لحاظ سے جامع ہے اس کے تمام ارکان اصول مسلم و مستند اور عقل کی کسوٹی پر پرکھے جا سکتے ہیں اس میں کوئی چیز بیکار و بے سود نہیں کوئی فضول رسم اور کوئی بے معنی حرکت اس میں شامل نہیں اس کے قوانین عین فطرت کے مطابق ہیں اس کی تعلیم عملی ہے اور اس کا کوئی ایسا اصول نہیں جس پر باسانی عمل نہ کیا جا سکے۔ اگر مختلف اصول اسلام پر نظر ڈالی جائے تو دنیا کے تمام مذاہب اس کے آگے ہیچ دکھائی دیتے ہیں ۔

بعض مذاہب میں صرف رہبانیت اور گوشہ نشینی کی تعلیم ہے ۔ بعض میں معاملات کے متعلق چند ہدایات ملتی ہیں ۔ بعض سیاست اور پالیٹکس کے لئے کوئی قانون موجود نہیں لیکن اسلامی تعلیم کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں بادشاہ کے لئے بھی ۔ آقا کے لئے بھی ۔ اور غلام کے لئے بھی ۔ عالم کے لئے بھی ۔ جاہل کے لئے بھی ۔ بوڑھے کے لئے بھی ۔ عورت کے لئے بھی ۔ حاکم کی کرسی کے لئے بھی اور ملزم کی کٹھرے کے لئے بھی ۔ گورنمنٹ کے ممبر کے لئے بھی ۔ ایڈیٹر کے قلم کے لئے بھی ۔ طالب علم کے دماغ کے لئے بھی ۔ جنگ کے سپاہی کے لئے بھی اور صلح کرنے کے لئے بھی غرضیکہ عالم امکان کے ہر پہلو اور ہر رخ کے لئے مفصل اور روشن ہدایات موجود ہیں ۔

تجربہ شاہد ہے کہ آج پارلیمنٹ یا اسمبلی جس میں سینکڑوں بڑے بڑے تعلیم یافتہ اور بیدار مغز لوگ شامل ہوتے ہیں ۔ ایک قانون پاس کرتی ہے اور کل ہی اس میں ترمیم کی ضرورت محسوس ہوتی ہے یہی نہیں بلکہ بعض مذاہب تک ضروریات زمانہ کے مطابق اپنی تعلیم میں ترمیم و تنسیخ کر رہے ہیں ۔ مثلاً ہندو بھائی اپنے مذہبی ضابطہ میں سدھی کی ترمیم کر بیٹھے ہیں اگرچہ اس میں کامیاب نہیں ہوتے تاہم کوشش برابر جاری ہے لیکن اسلام کی تعلیم ۱۳۴۷ سے علیٰ حالہ قائم ہے اور کسی زمانہ میں اس میں ذرہ بھر بھی ترمیم کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی جو مسئلہ ہے ۔ جو حکم ہے ۔ جو قانون ہے ۔ وہ آجتک ضروریات زمانہ کے عین مطابق ہے اور ان شاء اللہ ہمیشہ رہے گا کیونکہ اس پر لا تبدیل لکلمات اللہ کی مہر لگائی جا چکی ہے

بعض اوقات انسان اپنے غرور و تمرد کے باعث زبان سے تسلیم نہیں کرتا لیکن عملی طور پر اپنی زندگی کو اس کے ماتحت لا کر اس کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر دیتا ہے ۔ یہی حال قانون اسلام کا ہے چنانچہ جن قوموں نے اب تک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا زبانی اقرار نہیں کیا وہ عملی طور پر قانون اسلام کی حکومت میں داخل ہو رہی ہیں ۔ مثلاً

شراب کو اسلام نے حرام کر رکھا ہے یورپ اور امریکہ کے لوگ ایک عرصہ تک اس کا انکار کرتے رہے اور کہتے رہے کہ یہ نشاط طبع کا باعث ہے اس سے دماغ تر و تازہ ہوتا ہے اور جسم نشوونما پاتا ہے لیکن بالآخر یہ معلوم کر کے کہ شراب دل کو ضعیف کرتی ہے اور اولاد کمزور پیدا ہوتی ہے عقل کو بے حد نقصان پہنچتا ہے ۔ اخلاق تباہ ہو جاتا ہے سب کو تسلیم کرنا پڑا کہ یہ چیز واقعی ام الخبائث ہے ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انسداد شراب کے لئے باقاعدہ جہاد شروع ہوا اور انجمنیں بنائی گئیں ۔ اخبار جاری کئے گئے اور بالآخر قانون پاس کر دیا گیا کہ کوئی شخص شراب استعمال نہ کرے فقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ۔

اسی طرح تعدد ازدواج پر ایک عرصہ تک مضحکہ اڑایا جاتا رہا لیکن جب جنگ یورپ نے مردوں کی ایک بڑی تعداد کو فنا کے گھاٹ اتار دیا جس سے ایک طرف تو (۱) ترقی نسل کی ضرورت محسوس ہوئی اور دوسری طرف (۲) جوان کنواری مہ جبینوں نے اخلاق انسانی کو اپنے عشوہ و ناز کی چھری سے ذبح کر دیا ۔ تو ضرورت محسوس ہوئی کہ ہر مرد کے لئے ایک سے زیادہ عورتوں کا ہونا ضروری ہے ۔ علیٰ ہذا

پردہ کو ہمیشہ ترقی کے منافی بتایا جاتا رہا ہے اور آج بھی بڑے زور شور سے اسکے خلاف وعظ کہا جاتا ہے لیکن وہی لوگ جو ایسا کہتے ہیں عملی طور پر پردہ کے حامی ہیں ہندوستان ہی میں جہاں ہندو بھائی پردہ کے مخالف ہیں ۔ یوپی چلے جایئے اور دیکھ لیجئے کہ تمام معزز ہندو گھرانوں میں سختی پردہ کا رواج ہے ۔ پنجاب ہی کو لیجئے جہاں کے ہندو زیادہ آزاد خیال ہیں ۔ اگر کوئی ہندو خاتون حاملہ ہو اور کوئی آدمی

(بقیہ مضمون صفحہ ۷ کالم ۲)

82

# کابل کی سرزمین سے خطاب

(از جناب شیخ محمد یوسف علی صاحب ابن شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی)

اے کابل کی سرزمین! اور خونی منظروں سے لبریز خطہ کابل! میرا دل تیری سفاکانہ اور بے دردانہ حرکتوں سے پریشان اور درندانہ خیالات سے زخمی ہے۔

---

اے زمین کابل! یہ مانا کہ تجھ میں دولت کا غرور اور امارت کی نخوت زمانہ سے زیادہ ہے۔

یہ مانا کہ تجھ میں وہ نام نہاد علماء بستے ہیں جن کی نسبت ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا علماءھم شر من تحت ادیم السماء

یہ مانا تجھ میں بسنے اور پرورش پانے والے لوگ ان ہی علماء سوء کے زیر اثر ہیں۔

لیکن میں تجھی سے پوچھتا ہوں۔ دریافت کرتا ہوں کہ یہ کونسا انصاف اور یہ کونسا قانون ہے کہ پہلے تو آزادی مذہب کا ڈنکا بجایا جاتے۔ اور پھر ہمارے ہی بھائیوں کے خون سے ہاتھ رنگے۔

---

ہمارے بھائی نعمت اللہ خاں نے حیات و ممات مسیح ناصری کا مسئلہ تیرے نام نہاد علماء کے سامنے رکھا اور وفات مسیح کے دلائل دیئے۔ اگر کچھ دم خم تھا مردانگی تھی۔ بہادری تھی تو اس کا جواب دیتے اس کے دلائل کو توڑتے۔ مگر سب نے ماتھے ٹیک دیئے اور کھسیانی بلی کی طرح اپنی درندگی پر مہر لگانے کے لئے اُس حق پرست کھلونے کو توڑ ڈالا۔ اور نہایت بے رحمی سے سنگسار کر دیا۔

---

اے تمدن اور تہذیب سے کوسوں دور خطہ کابل! آہ یہ تو نے کیا کیا؟ پھر تو ان وحشیوں کے ہلاکت آفریں فعلوں پر مغرور ہے۔ کیا یہ کوئی بہادری ہے؟ نہیں نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے تیرے واسطے بزدلی اور کم ہمتی کا کلنگ کا ٹیکہ ہے۔

---

اے زمین کابل! تو ہندی ملانوں کی حاد شجاعت پر نہ اترا۔ اور نہ ہنس۔ تو علماء سوء کے وحشیانہ فعل پر نہ خوش ہو۔ تجھے یاد نہیں کہ زمین مکہ نے حضرت عمار کے والدین کا خون بہا کر کیا پھل پایا۔ یہی کہ اُن کی خوشی غم سے اور ہنسی رنج سے تبدیل ہو گئی۔ اسی طرح یہ تیری مغرورانہ خوشی ایک دن خون کے آنسو ضرور تجھے رُلائیگی۔

---

اے سرزمین کابل! کیا تو یہ سمجھتی ہے کہ اس طرح صداقت مٹ جائیگی اور خدا کا نور منہ کی پھونکوں سے بجھ جائے گا۔ یہ تیرا خیال عبث اور زعم باطل ہے۔ یاد رکھ اور خوب یاد رکھ کہ تجھے اُس صداقت سے پالا پڑا ہے جو ایک کونہ کا پتھر ہے جس پر یہ گرے گا وہ ریزہ ریزہ ہو گا اور اس پر جو گرے گا وہ چکنا چور کیا جائے گا۔

---

اگر تجھے یقین اور باور نہیں تو اپنے علماء سوء اور اُن کے ہمنواؤں کو ایڑی چوٹی تک زور لگا اور اس کو مٹانے کی کوشش کر۔ پھر دیکھ خدا کس کے ساتھ ہے اور کسکو مٹاتا ہے۔

---

اے کابل کی سنگلاخ زمین! ہاں ہاں ہمارے پیارے بھائیوں نے حق و صداقت کے شجر کی اپنے خون سے آب پاشی کی ہے اور اس کی کھاد بنے ہیں احمدیت کا ہر فرد قربانی احمر کے لئے تیار ہے۔ کیا چھوٹا ہو یا بڑا بوڑھا ہو یا جوان غرض سب میں ایک شوق اور ایک للک ہے

---

ہم یقین کرتے ہیں کہ یہ سرخ اشتہار کبھی ضائع نہیں جائے گا اور عنقریب ہے وہ وقت کہ اس صداقت کے شجر میں راستی اور سچائی کے پھل آئیں۔

---

## بقیہ مضمون صفحہ (۶)

اُسے گھور کر دیکھے تو اسکا جو کوئی رشتہ دار ساتھ ہو گا اُسے نہایت بُرا معلوم ہو گا گویا فطرت اندر سے پکار رہی ہے کہ گویا عورت کو مرد کی نظر سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔ اور یہی وہ فطری تقاضا ہے جس کو اسلام نے ہر جگہ ملحوظ رکھا ہے۔

آخر میں تعلیم اسلام کے متعلق چند معتبر اور سربرآوردہ غیر مسلموں کی رائیں درج کی جاتی ہیں :-

(۱) ہندوستان کے نامور فرزند مہاتما گاندھی جی اپنے اخبار ینگ انڈیا میں تحریر فرماتے ہیں کہ :-

" اسلام کا سب سے بڑا خاصہ یہ ہے کہ وہ فطرت انسانی کے عین مطابق ہے "

(۲) شہرۂ آفاق فرانسیسی مورخ والٹیر رقمطراز ہے :-

میں آپ سے بار بار کہوں گا کہ وہ ناقص العقل اور جاہل ہیں جو اسلام پر دیگر الزامات کے علاوہ عیش پسندی اور راحت پرستی کا اتہام عائد کرتے ہیں یہ تمام الزامات ناجائز اور حقیقت سے بعید ہیں اور آپکو دوسرے مواقع کی طرح یہاں بھی غلط فہمی ہوئی ہے۔

پادریو! راہبو! مجاورو! اگر رمضان شریف کا مہینہ سخت گرمیوں میں آئے آپکو چار بجے صبح سے لیکر ۱۰ بجے رات تک (؟) ہر چیز کے کھانے پینے کو منع کر دیا جائے اگر آپ کے لئے شراب اور قمار بازی حرام کر دی جائے اگر آپ سے جھلستے ہوئے ریگستانوں کو عبور کر کے حج کے لئے کہا جائے اگر آپ کو کہا جائے کہ اپنی جائداد کا ۲½ فی صدی حصہ غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے اگر آپ اٹھارہ عورتوں کی حسیات شباب کے تنہا مالک ہوں تو کیا آپ نیک نیتی سے یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ اسلام مذہب عیش پسند ہے"

(۳) مسٹر ایس پی سکاٹ مصنف " ہسٹری آف مورش امپائر ان یورپ " تحریر فرماتے ہیں۔

" ہم کو چاہیئے کہ اس غیر معمولی مذہب کی تیز رفتاری اور اس کے مستقل اثرات کی قدر کریں جو ہر جگہ امن و مسرت اور دولت و سطوت اپنے ساتھ لیکر گیا۔ جس نے کعبہ کے بتوں کو توڑ کر تیس صدیوں کی روایات کو مٹا دیا جس نے مجوسیوں کو ایران کے نورانی آتشکدوں سے نکال باہر کیا۔ جس نے متحیر و متعجب مصریوں کے سامنے ایک خدا پیش کیا جس کا کوئی ثانی نہیں جس نے کیتھولک مذہب کی دینی کونسلوں پر فاتحانہ حملہ کیا اور اُن کو اُن کے اصلی عقائد کی طرف بلایا جس نے ربع مسکوں کی پیمائش کر کے اس پر اپنی مہر لگا دی جس نے آسمان کے نورانی ستاروں پر اپنے سنہری دستخط کر دیئے جس نے یکے بعد دیگرے ایسے شاہی خاندان پیدا کئے جو اپنی رعایا کو علوم و فنون کی لازوال نعمتوں سے مالا مال کر دینے کے متمنی تھے اور جو عقلی اور ذہنی قوتوں کی ایسی سلطنت چھوڑنا چاہتے تھے، جو انقلاب زمانہ کی دست برد سے باہر ہو "

(۴) مسٹر ایڈمنڈ برک تحریر فرماتے ہیں " قانون اسلام بادشاہ سے لیکر رعایا کے ایک فرد تک حاوی ہے اسکی بنیاد ایک معقول ترین شریعت پر قائم ہے واقعی اس سے پہلے دنیا میں اسکی نظیر نہیں ملتی "

(۵) ایک جرمن پروفیسر نے ایک جرمن اخبار میں اسلام اور مسیحیت کا مقابلہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ " عیسائیت نے رہبانیت، خودکشی اور عصمت فروشی کو جائز قرار دیا ہے۔ لیکن اسلام ان قباحتوں کا قلع قمع کرتا ہے۔ عیسائی عمر بھر فیشن کے بندے بنکر آخر خودکشی کی گود میں مفر حاصل کرتے ہیں لیکن مسلمان کی زندگی خواہ کتنی ہی تلخ ہو جائے وہ خودکشی نہیں کرتا کیونکہ اس کے خدا کا یہ حکم ہے کہ تو ہماری رحمت سے مایوس نہ ہو " (مسلم راجپوت)

---

## وصیت نمبر ۱۹۴

میں سلیمان ولد عمرا قوم ارائیں ساکن میانوالی تحصیل پھلور ضلع جالندھر کا ہوں جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد مشترکہ ہم تین بھائیوں غلام غوث۔ شہاب الدین و سلیمان پسران عمرا ایک سو سات کنال ۱۴ مرلہ + ۱۰ کنال زمین کا میں مالک و قابض ہوں علاوہ اس زمین کے قریبًا ۴ گھماؤں زمین دریا برد ہے شاملات دیہ میں بھی میرا حصہ ہے۔ زمین مذکورہ کی قیمت دو ہزار روپیہ اور ایک مکان قیمتی ۵۰ جائداد منقولہ بعین ۲ عاتی ۱۵ سے یعنی کل جائداد دو ہزار دو سو تینتیس ۲۲۳۳ ہے۔ اسکے ⅒ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں اگر میری وفات پر جائداد مذکور کی قیمت بڑھ جاوے یا جائداد بڑھ جاوے اُسکی بھی ⅒ حصہ کی مالک و قابض صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط والسلام ۲۵ رجون ۱۹۲۵ء

العبد سلیمان ولد عمرا ارائیں بقلم خود

گواہ شد قاضی محمد اکبر سکنہ پھلور

گواہ شد قاضی لعل محمد ولد

فَاحْفَظْهُ فَاِنَّهٗ مِنْ اَسْرَارٍ مَّخْفِيَّةٍ

# دوائی اکسیر الاجسام تیار ہوگئی

جس دوائی کی تیاری کے لئے سال ماسبق سے کوشش ہو رہی تھی بالآخر وہ ناظرین الحکم کے

## بڑھے ہوئے اشتیاق

کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ جیسی کہ توقع تھی اب بالکل تیار ہو کر سلسلہ وار خریداران کی خدمت میں بھیجی جا رہی ہے۔ ہر چند دوائی مذکور بہمہ وجوہ ترتیب اجزاء و تجربہ و ساخت کے لحاظ سے اپنی صفات سے متصف ہے۔ مگر اب میں احباب کی واقفیت کیلئے مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ تاثیر اور برکت سب حکیم مطلق کے فضل پر موقوف ہے۔ اس امر کے اظہار کی ضرورت نہیں کہ کس قدر دیانت کیساتھ لاانتہا محنتوں اور مشقتوں سے یہ دوائی تیار ہوئی ہے کیونکہ یہ میرا فرض تھا اور یہ توفیق بھی اسی

## حکیم مطلق

کی طرف سے ملتی ہے جس نے خشک گھاسوں اور جڑی بوٹیوں میں وہ تاثیر پنہاں کر رکھی ہے جنکے استعمال سے ایک شان خدا نظر آتی ہے۔ طریق استعمال کا ذکر علیحدہ پرچہ میں کر دیا گیا ہے جو دوائی کے ہمراہ بھیجا جاتا ہے دوائی کی مقدار میں

## پچاس سے کچھ زیادہ خریداران کی گنجائش

رکھی گئی ہے۔ امید ہے کہ صاحبان خریدار اکسیر الاجسام ایک ماہ کے استعمال کے بعد اپنی قیمتی آراء سے خاکسار منیجر اکسیر الاجسام کو مطلع فرما کر مشکور فرمائینگے۔

## یہ دوائی جو اسرار مخفیہ میں سے ہے

بلا مبالغہ رفتہ طاقت کو واپس لانے والی دوائی اس کے برابر کم میسر ہوگی۔ لاریب یہ ضعف ہاضمہ کو زائل کر کے خون صالح پیدا کرتی۔ اور معدہ کو قوی تر بناتی ہے خواہ کتنا ہی کسی کا معدہ کمزور کیوں نہ ہو۔ دودھ جس قدر بھی پیا جائے ہضم ہو جاتا ہے **مقوی اعصاب** و اعضائے رئیسہ اور **محافظ حرارت** غریزی ہے۔ دل و دماغ۔ جگر و گردہ اور مثانہ کی طاقت بڑھانے میں اپنے اندر اعجاز رکھتی ہے اور مثانہ کے تمام امراض اس کے استعمال سے فی الفور دور ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے کھانے سے عمر بھر دیگر مقویات کی ضرورت نہ پڑے گی۔ یہ دوائی سیکڑوں اور

## ہزاروں کے خرچ سے سبکدوش

کرنے والی ہے۔ قیمت فی شیشی جس میں تین تولہ دوائی ہوگی

## دس روپے علاوہ محصول ڈاک

مقرر ہے۔ مقدار خوراک ایک دانہ خشخاس سے ایک چاول تک ہو سکتی ہے۔

## غیر شادی شدہ بغیر کسی معقول وجہ کے

ہرگز درخواست نہ بھیجیں۔

## اکسیر الاجساد

دیگر اشتہاری ادویہ کی طرح نہیں ہے۔ یہ وہ دوا ہے جو آجتک سینہ بسینہ چلی آئی ہے اور جس کی تین رتی تمام عمر کے لئے

**کفایت کر سکتی ہیں**

اللہ تعالیٰ علیم ہے کہ ہم نے فوائد اور محنت کے مقابلہ میں اس کی

## قیمت کے تعین میں کسی قدر ایثار

سے بھی کام لیا ہے۔ دوائی بذریعہ وی پی ارسال کی جاتی ہے

تمام درخواستیں بنام منیجر اکسیر الاجسام محلہ دارالفضل قادیان ضلع گورداسپور پنجاب آنی چاہییں۔

المشتھر منیجر اکسیر الاجسام دارالفضل قادیان شریف

# یاد حبیب کو تازہ رکھنے کیلئے اسکے کلام حالات پڑھو

یاد حبیب کو تازہ رکھنے کے لئے اور کونوا مع الصادقین کے ارشاد پر عمل کر کے اس کے روحانی فوائد حاصل کرنے کے لئے ایک عجیب نسخہ یہ بھی ہے کہ

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی پڑھو

ان حالات زندگی سے معلوم ہوگا کہ آپ کس خاندان میں پیدا ہوئے اور آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت کن حالات میں ہوتی رہی اور آپ کے مشاغل زندگی کیا تھے؟ خدا تعالیٰ اس کی مخلوق سے ان ایام میں آپ کے تعلقات کس قسم کے تھے۔ آپ کی سوانحعمری کے دو حصے اس مضامین پر مشتمل شائع ہو چکے ہیں جو

## حیاۃ النبی

کے نام سے موسوم ہیں قیمت ہر جلد ۸؍

## حضرت مسیح موعود کے شمائل و اخلاق

سوانح زندگی کے ساتھ جو چیز خدا تعالیٰ کے ماموروں کے حیرت انگیز تبدیلی انسانی قلوب میں کرتی ہے وہ ان کے

## اخلاقی معجزات ہوتے ہیں

اس لئے کہ وہ دنیا کے لئے نمونہ ہو کر آتے ہیں اگر آپ چاہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی سیرت اور آپ کے کریکٹر کی اعلیٰ شان کا علم حاصل کریں تو

## سیرۃ مسیح موعودؑ

کا مطالعہ ضروری ہے جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے یہ شمائل و اخلاق کی جلد کا پہلا حصہ ہے جس میں حضرت کے شمائل و عادات و معمولات آپ کے فلسفہ اخلاق کا امتیاز اور آپ کے اخلاق فاضلہ کا بیان واقعات کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ یہ کتاب دوستوں کو ارمغان دینے کی قابل ہے اور سعادت مند اور شریف الطبع تعلیمیافتہ جماعت کے افراد میں تبلیغ کا خدا جانے بہترین ذریعہ ہو سکتی ہے۔

قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو مکتوبات اپنی زندگی میں مختلف مذاہب کے لیڈروں اور مبلغین کو لکھے اور اپنے مخلصین دوستوں کو وقتاً فوقتاً تحریر فرمائے ہیں وہ اس وقت تک چھ جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں اور چار جلدیں اس سلسلہ کی اور باقی ہیں +

یہ خطوط جو دوستوں کو لکھے ہیں اپنے اندر ایک زندگی کی روح اور ایک قوت رکھتے ہیں اور نہایت ہی بیش قیمت مضامین پر مشتمل ہے۔

## تصوف کی حقیقت اور قرب الٰہی

کے حصول کے سادہ اور آسان طریق عجیب عجیب مضامین پر بحث ہے

## خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان

اور دعاؤں کی قبولیت کے راز اور دعاؤں کے اثر اور قوت اعجاز کا ایک لطیف بیان ان میں ملیگا اور جو خطوط مخالفین اسلام اور سلسلہ کو لکھے ہیں ان میں صداقت کے زبردست دلائل قرآن مجید اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

## اعجازی قوت

اور جلالی اور جمالی شان کا اظہار پرشوکت الفاظ میں کیا گیا ہے۔ غرض یہ مجموعہ قابل دید ہے

## ہر جلد کی قیمت جو کچھ بھی نہیں

صرف آٹھ آنے ہے۔ یہ تمام کتابیں منیجر اخبار الحکم۔ تراب منزل قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب فرمائیگا۔

المشتھر منیجر اخبار الحکم تراب منزل قادیان دارالامان

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام ... چھپا اور شیخ محمود احمد ... پبلشر نے تراب منزل دارالامان قادیان سے شائع کیا)